سوال

خاندان والوں کی لاعلمی میں اسلام قبول کرلیا اوراب وہ اس کی غیر مسلم سے شادی کرنا چاہتے ہیں

جواب

لحمد للہ.

ں :

ینے سے قبل ہمیں یہ خوشی محسوس ہوگی کہ ہم آپ کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کریں، کیونکہ یہی وہ دین ہے جو خاتم الادیان ہے، اوراللہ سبحانہ وتعالی نے اسی دین کو ساری مخلوق کے لیے اختیار کیا اوراس کو دین اپنانے پر راضی ہوا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تاکہ وہ سب جہانوں کے بھی بہت سارے افراد کو اللہ سبحانہ وتعالی نے اس دین کی ہدایت نصیب فرمائی اورانہوں نے اسلام قبول کیا، اور بہت سارے افراد اپنے عناد ودشمنی اور تکبر کی بنا پر اس نعمت سے محروم رہے، اس لیے آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ ہر وقت اپنے پروردگار کا شکر ادا کریں جس نے آپ کو کفر وجہالت

م :

م قبول کرنا آپ کو یہ بتانے میں ہمارے لیے مانع نہیں کہ یہ دین عظیم احکام لایا ہے، جس سے مسلمان کے دین اوراس کی عزت وعصمت اور عقل اوراس کے مال ودولت اور حسب ونسب کی حفاظت ہوتی ہے، اس لیے اس کی حفاظت کے لیے ایسی اشیاء بھی ہیں جو حرام اور ممنوع ہیں اوراس میں ایسی ب

عصمت اور نسب کی حفاظت کے لیے دین اسلام میں دونوں جنسوں یعنی مرد وعورت کے درمیان اختلاط اور میل جول اور مرد کا عورت کے ساتھ خلوت کرنا اوراسے ہاتھ سے چھونا حرام ہے، چہ جائیکہ اس سے بھی بڑا فحش کام زنا کا ارتکاب کیا جائے کیونکہ یہ زنا کاری تو عظیم کبیرہ گناہ ہے.

ں لیے ہم دیکھتے ہیں کہ دین اسلام نے عورت کو ایک قیمتی جوہر قرار دیا ہے تاکہ یہ سستا اور آسان مال بن کر انسانی بھیڑیوں کے ہتھے نہ چڑھ جائے جیسا کہ اکثر یورپی اور غیر مسلم ممالک اوران کی تقلید کرنے والے بے وقوف قسم کے مسلمانوں کے ہاں عورت کی حالت ہے اسے میگزین اورانخبارات میں ا

ہیز یہ ہے کہ : عورت کے دین کی حفاظت کے لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے عورت کے لیے کسی غیر مسلم اور کافر مرد سے شادی کرنا حرام کیا ہے، اور یہ حکم قرآن وسنت اوراجماع سے ثابت ہے.

ا ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ص قرآنی اوراجماع کی رو سے کافر شخص کے لیے مسلمان عورت حلال نہیں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آجائیں تو انہیں آزماؤ اللہ ان کے ایمان کو زیادہ جانتا ہے، تو اگر تمہیں علم ہوجائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو تم انہیں کافروں کی طرف واپس مت کرو، نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر مرد ان مومن عورتوں کے

پربیان ہوچکا ہے کہ نص قرآنی اوراجماع کی رو سے مسلمان عورت کسی کافر مرد کے لیے حلال نہیں چاہے وہ وہ کافر اصلی کافر ہو مرتد نہ ہو، اسی لیے اگر کسی کافر شخص نے کسی مسلمان عورت سے نکاح کرلیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اوران دونوں کے مابین تفریق اور علیحدگی کرانا واجب ہے، اوراگر کافر شخص

ں (12/138-140).

م :

کاح کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ عورت کا ولی موجود ہو، اور کوئی کافر شخص کسی مسلمان عورت کا ولی نہیں بن سکتا اس میں سب علماء کا اتفاق ہے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ کسی بھی حالت میں مسلمان عورت کا ولی نہیں بن سکتا، اس پر سب اہل علم جن میں مالکی شافعی اورابو عبید اوراصحاب الرائے شامل ہیں کا اتفاق اوراجماع ہے، اور ابن منذر کہتے ہیں : اہل علم میں سے جن سے بھی ہم نے علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے "

ہ (7/21).

آپ جیسی حالت میں بھی شادی میں ولی کا ہونا ضروری ہے، اوراگر آپ کے خاندان میں کوئی مسلمان نہیں تو آپ کی شادی حکمران کا قائم مقام کریگا جو شرعی قاضی یا مفتی یا اسلامک سینٹر کا انچارج یا امام مسجد ہو.

لیے اپنے والد سے شادی کی اجازت لینا ضروری نہیں کیونکہ وہ کافر ہے اور آپ کا ولی نہیں بن سکتا، اور جب شادی ہوجائے تو جائز ہے کہ آپ کے والدین کو اس کی خبر بھی نہ پہنچے، اور نہ ہی آپ کے لیے انہیں بتانا ضروری ہے.

م :

سلمان بھی ہو تو بھی اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ولایت میں موجود لڑکی کو ایسے شخص سے شادی پر مجبور کرے جس میں وہ رغبت نہ رکھتی ہو، اور پھر شریعت اسلامیہ مطہرہ نے لڑکی کی رضامند کو عقد نکاح کا ایک رکن مقرر کیا ہے، اوراگر لڑکی کو مجبور کیا گیا ہو تو وہ عقد نکاح صحیح نہیں ہوگا، اوراگر ثابت ہوجائے کہ

یں سے کسی ایک کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو ایسی عورت سے نکاح کرنے پر مجبور کرے جس سے اس کی رغبت نہ ہو، بیٹے کی شادی میں والدین کی رضامندی کو اللہ تعالی نے عقد نکاح صحیح ہونے کی شرط نہیں بنایا، لیکن بیٹے کو چاہیے کہ جب وہ والدین کی رغبت سے انکار کرے تو اس میں نرمی اختیا

ا ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رت کے شادی کرنے پر مجبور کرے جس پر وہ راضی نہیں، چاہے وہ کسی دینی عیب کی بنا پر ہو یا کسی اخلاقی عیب کی وجہ سے، اور کتنے ہی زیادہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو ایسی عورتوں سے شادی کرنے پر مجبور کیا جنہیں وہ نہیں چاہتے تھے باپ کہتا ہے : اس سے شادی کرو کیونکہ یہ میری بھتیجی ہے، یا اس

ب بیٹا نیک وصالح بیوی پر راضی ہو اور باپ اسے کہے کہ اس سے شادی مت کرو تو بیٹے کو اس سے شادی کرنے کا حق حاصل ہے چاہے والد اسے اس عورت سے شادی کرنے سے منع ہی کر رہا ہو، کیونکہ بیٹے کے لیے باپ کی کسی ایسی چیز میں اطاعت کرنا ضروری اورلازم نہیں جس میں باپ کو کوئی ضرر اور نقصہ

ہم یہ کہیں کہ : بیٹے کو ہر مسئلہ میں اپنے والد کی اطاعت کرنا لازم ہے حتی کہ اس میں بھی جس میں بیٹے کو فائدہ اور باپ کو کوئی نقصان نہیں تو اس سے خرابی حاصل ہوگی لیکن اس طرح کی حالت میں بیٹے کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ عقلمندی کا مظاہرہ کرے، اور حسب استطاعت جتنی طاقت رکھتا ہو والد کے،

ہ (2/640-641).

م :

ہ کہ اپنے والدین کو بچانے اور اپنی اور ان کی دنیاوی واخروی سعادت کی تکمیل کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کریں، اور اس کے لیے آپ کئی ایک طریقے اختیار کر سکتی ہیں جس کے ذریعہ انہیں اسلام کی دعوت دیں: مثلا آپ ای میل کے ذریعہ پیغام دیں اور اسلام کی دعوت دیں جس میں ا

ہے کہ آپ ان کا ای میل ایڈریس ایسے لوگوں کے دیں جو علوم شریعت کے ماہر ہیں اور دعوت دین میں انہیں تجربہ حاصل ہے تا کہ وہ اسلام کی دعوت دینے میں آپ کی جانب سے ذمہ داری پوری کریں، اور اسی طرح آپ اپنے ق قریبی اسلامک سینٹر سے تعاون حاصل کریں تا کہ وہاں موجود دعوت دینے

لوان کے حال کا زیادہ علم ہے ہو سکتا ہے آپ کا انہیں اسلام قبول کرنے کی خبر دینا ان کے اسلام قبول کرنے کا باعث بن جائے، اگر واقعتا ایسا ہو سکتا ہے تو آپ انہیں ضرور بتائیں کہ آپ مسلمان ہو چکی ہیں، اور اگر آپ دیکھیں کہ ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں اور ایسا کرنے سے ان پر منفی اثر ہو گا، یا پھر ا

وتعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ اس دین اسلام پر ثابت قدم رکھے، اور ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کے والدین کو بھی دین اسلام کی ہدایت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

69752